دودھ کی کہانی
گائے کی زبانی

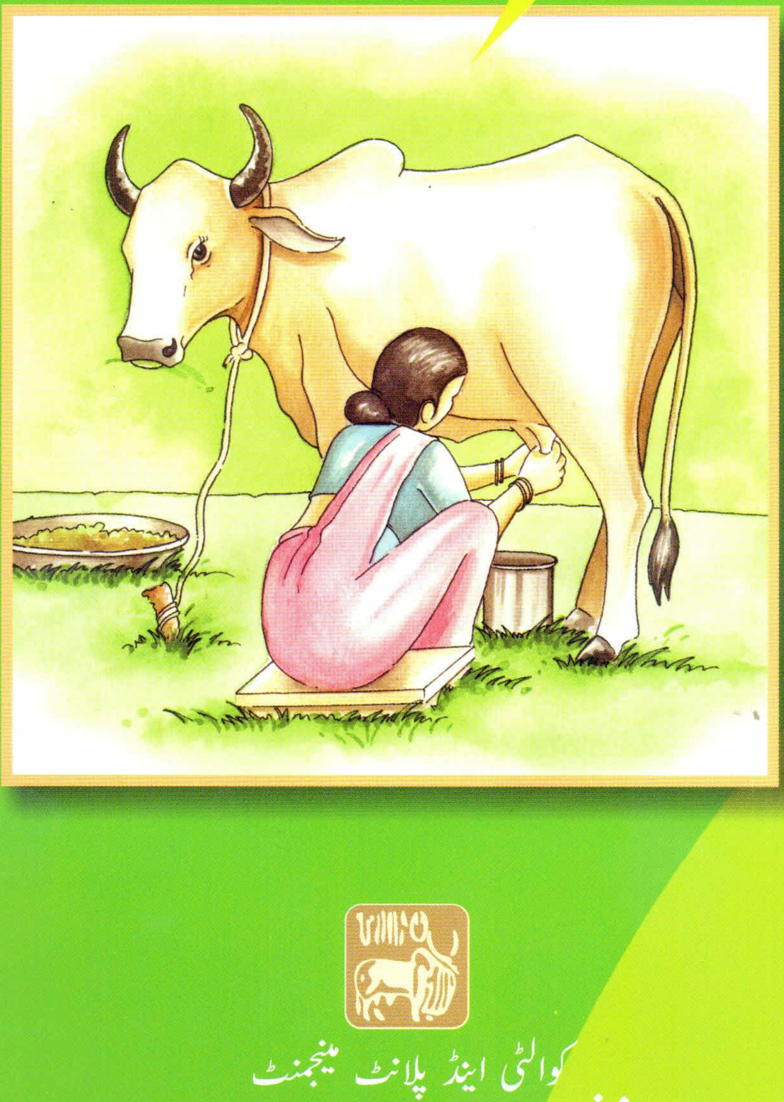

دودھ کی پیداوار کی
سطح پر پاک صاف دودھ

کوالٹی اینڈ پلانٹ مینجمنٹ
نیشنل ڈیری ڈیولپمنٹ بورڈ
آنند
ہندوستان

تمہید

اپنے گھروں میں گائے یا بھینس کی پرورش کر کے ڈیری کواپریٹو سوسائٹی کو دودھ سپلائی کرنے تک ہماری ذمہ داری محدود نہیں۔ آج ہمارا ملک دنیا میں دودھ کی پیداواری میں سرفہرست ہے۔ مگر بدلتے ہوئے حالات میں ہمارے لئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہو جاتا ہے کہ دودھ پاک صاف ہو اور خراب نہ ہو جائے یا اسکی وجہ سے مرض نہ پھیلے۔ اس قسم کے عمدہ کوالٹی کے دودھ سے بننے والے پروڈکٹ سے ہمیں اور ڈیری دونوں کو فائدہ پہنچے گا۔ اسکے لئے ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں مثال کے طور پر۔

(۱) جانور کو صاف ستھرا رکھئے تا کہ وہ کسی مرض کا شکار نہ ہو۔

(۲) جانور کے باندھنے کی جگہ کو صاف ستھرا رکھنا چاہئے۔

(۳) جانور کو صاف ستھرا پینے کا پانی مہیا کیجئے۔

(۴) دودھ دوھنے اور اس کو حفاظت سے رکھنے کیلئے صاف ستھرے اسٹینلس اسٹیل کے برتن استعمال کیجئے۔

(۵) دودھ دوھنے سے پہلے ہاتھوں کو صابن سے اچھی طرح دھولیجئے۔

(۶) دودھ دوھنے سے پہلے تھن کو پینے کے پانی سے دھوئیں اور پھر بعد میں اسکو کسی صاف ستھرے کپڑے سے پونچھ کر خشک کریں۔

(۷) دودھ دوھنے سے پہلے ہر ایک آنچل میں سے بہنے والے دودھ کی ایک-دو-سروں کو چھوڑ دیجئے۔

(۸) دودھ دوھنے والے دودھ دوھتے وقت پاک صاف ہوں، اور صحت مند ہوں۔ دوھتے وقت بیڑی تمباکو اور پان سے پرہیز کریں۔

(۹) دودھ دوھتے وقت جانور کو ہرا چارا کھلائیے۔

(۱۰) دودھ دوھنے کے بعد تھن کو پینے کے پانی سے پہلے دھوئیں اور آنچل کو جراثیم کش سیال دوا میں ڈبوئیں تا کہ تھن کے روگ کا خطرہ نہ رہے۔

(۱۱) دودھ کو ڈھکے ہوئے برتن میں جلد سے جلد سوسائٹی کو پہنچا دیں۔

(۱۲) دودھ کو سوسائٹی کی سطح پر اگر ہو سکے تو ٹھنڈا رکھیں تا کہ وہ بگڑ نہ جائے۔

ان اشاروں کو ملحوظ رکھ کے ہم سوسائٹی کو دودھ سپلائی کریں تو اسکا بہت فائدہ ہم سب کو ہوگا۔ آیئے صاف ستھرے دودھ کی پیداوار کو ہم دل و جان سے اپنائیں۔

جنرل مینجر

کوالٹی اینڈ پلانٹ مینجمینٹ

نیشنل ڈیری ڈیولپمنٹ بورڈ

آنند ۳۸۸۰۰۱ ہندوستان

دودھ کی کہانی گائے کی زبانی

راج نگر گانوں میں بنواری نام کا ایک گڈریا رہتا تھا۔اس کے دو معصوم بچے اور ایک پیاری سی بیوی رادھا تھی۔بنواری کا خاندان نہایت خوش حال اور آسودہ تھا کیوں کہ اسکی گائے گنگا اور بھینس جمنا کافی دودھ دیتی تھیں۔بنواری گنگا اور جمنا کا دودھ گاؤں کی ڈیری کواپریٹو سوسائٹی میں جاکر فروخت کر دیتا تھا جسکا وہ کئی سال سے رکن تھا۔سوسائٹی میں دودھ دینے سے اچھی خاصی آمدنی ہوتی تھی اور اسکے گھر میں تمام سہولتیں مہیا تھیں۔وہ اچھی طرح زندگی بسر کر رہے تھے، بچے گانوں کے اسکول میں زیر تعلیم تھے اور وہ ہر تیوہار خوب دھوم دھام سے مناتے تھے۔بنواری اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا تھا کہ اسکے پاس گنگا جیسی گائے اور جمنا جیسی بھینس ہے۔رادھا اور بچے بھی گنگا اور جمنا کو بہت پیار کرتے تھے۔

بنواری کا خوش حال خاندان

اچانک اس خوش حال گھرانے پر غم کے بادل منڈلانے لگے۔ گنگا کسی مرض کا شکار ہو گئی اور اسکی طبیعت خراب رہنے لگی۔بنواری نے گنگا کا علاج گھر پر ہی کیا مگر لاحاصل۔ گنگا کے دودھ کی مقدار گھٹتی چلی اور اسکی کوالٹی میں بھی فساد پیدا ہو گیا۔بنواری کی آمدنی کم ہو گئی اور اب اسکے خاندان کو کئی طرح کے مسائل درپیش تھے۔اس مایوسی کے عالم میں بنواری نے رادھا کی سخت مخالفت کے باوجود گنگا کو فروخت کر ڈالنے کا فیصلہ کیا۔

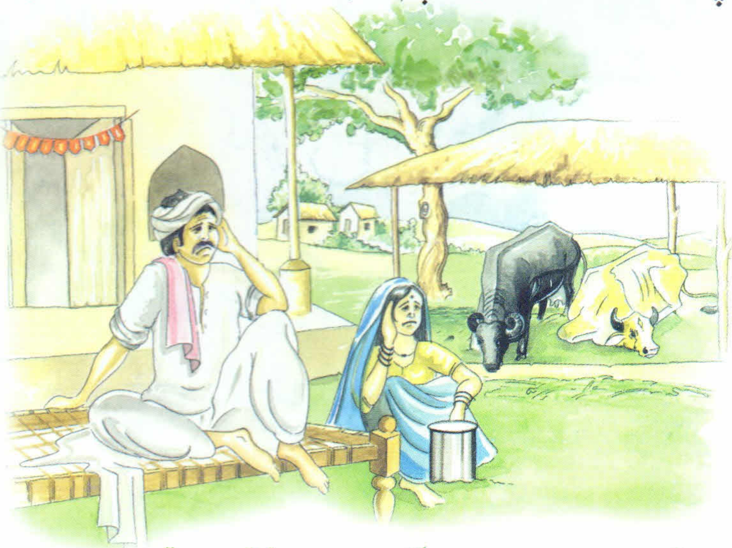

گنگا بیمار ہے ، خاندان متفکر ہے ، آمدنی گھٹ جاتی ہے ۔

ان دنوں قریب کے گانوں میں مویشیوں کا ایک میلہ لگا تھا۔بنواری نے اس میلہ میں گنگا کو بیچ کر ایک نئی گائے خرید نے کاارادہ کیا۔

بنواری گنگا کو میلہ میں فروخت کرنے جارہاہے۔

دوسرے دن وہ گنگا کو لے کر میلہ کی طرف روانہ ہوا۔ رادھااور بچے گنگا کولپٹ کر رونے لگے۔خودبنواری کے جذبات میں بھی ایک طرح کاہیجان تھا لیکن اسنے اپنے آپ کوسنبھالااور اہل وعیال کو تسلی دے کر میلہ کی جانب چل پڑا۔

آدھے رستہ میں بنواری ایک درخت کے سایہ تلے کچھ دیر آرام کرنے کے لئے رکا۔بنواری خاموش اور غمگین تھا اور جب اسنے گنگا کی اشک بارآنکھوں کو دیکھا تو ایک آہ بھری اور کہنے لگا " گنگا مجھے معاف کرو " بنواری اپنے خیالات میں گم تھاکہ اچانک اسکے کان میں ایک آواز آئی " بھیا مجھے اپنے خاندان سے جدا مت کرو، مجھے نہ بیچو "، اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا، جب اسنے گنگا کو بات کرتے ہوے دیکھا تو اسکو اپنی آنکھوں کااعتبار نہ آیا ۔ اسنے گویا لاشعوری طور پرجواب دیا " گنگا میں مجبور ہوں،اورکیا کروں؟ تمہارے دودھ کے مقدار کی کمی اور اسکی پست کوالٹی کی وجہ سے میری آمدنی گھٹ گئی ، آمدنی میں اضافہ کے لئے تمہیں بیچ کر دوسری گائے کوخریدناضروری ہو گیاہے تمہیں بیچنے کے خیال سے میرادل غمزدہ ہے کیانہ معلوم تمہیں کونسامرض لاحق ہواہے کہ تمہارے دودھ کی مقدار کم ہو گئی ہےاوراسکی کوالٹی میں فساد پیدا ہو گیاہے"۔

راستہ میں گنگابنواری سے گفتگو کرتے ہوے

گنگا نے سوال کیا" لیکن اس میں میرا کیا قصور ہے ؟"

بنواری نے ایک گہری سانس لے کر کہا" گنگا قسمت کو یہی منظور تھا"۔

گنگا نے کہا یہ قسمت کا لکھا نہیں ہے ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس میں تمہارا اور رادھا بھابھی کا قصور ہے۔ دودھ دینے والے مویشیوں کا خیال رکھنا آپ کو نہیں آتا"۔

حیرت سے بنواری نے سوال کیا" گنگا تم یہ کیا کہہ رہی ہو؟ جانوروں کی پرورش ہمارا آبائی پیشہ ہے"۔

گنگا نے کہا" جانوروں کی پرورش کی وضاحت کے لئے میں تمہیں دودھ کی کہانی سناتی ہوں"۔

حیرت زدہ بنواری نے کہا" دودھ کی کہانی؟"

"ہاں۔ اسکا تعلق جانوروں کی صحیح پرورش سے ہے تاکہ دودھ صاف اور تازہ ملتا رہے اور اسکی کوالٹی برقرار رہے"

متحیر بنواری نے کہا" تمہیں یہ کہانی سنائی کس نے ؟ "

گنگا نے کہا" ایک دن میں اور جمنا ہرے بھرے گھاس کے ایک کھیت میں چر رہے تھے۔ اسی اثناء میں ہم گوری اور پارو نامی دو گائے اور چمپا نامی بھینس سے ملے۔ جو نہ تو کبھی بیمار ہوتے تھے اور نا ہی ان کا دودھ کوالٹی میں کبھی کمتر ہوتا تھا"

واقعی ؟"

ہاں" ان کے مالک نے ڈیری سائنس کا مطالعہ کیا ہے۔ گوری چمپا اور پارو نے ہمیں اپنے رھن سہن اور دودھ پاک صاف رکھنے کی باتیں سنائیں۔ میں تمہیں وہی کہانی سناتی ہوں"۔

"اچھا۔ تو سناؤ بھلا" بنواری نے کہا۔

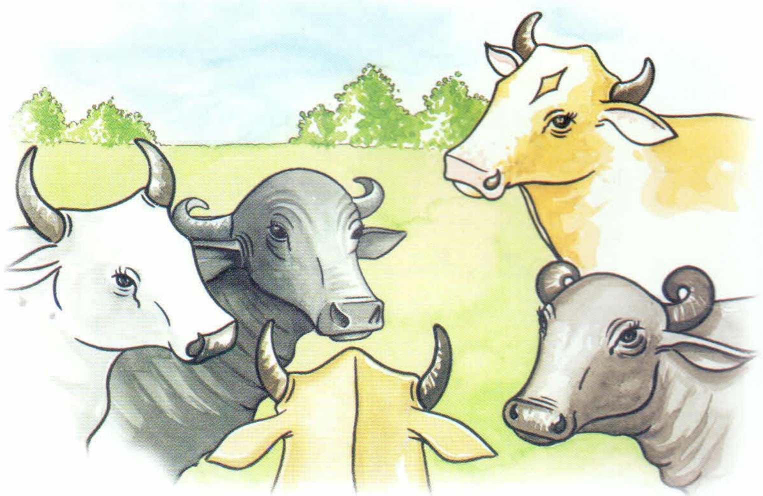

گوری ، چمپا اور پارو ، گنگا اور جمنا کو دودھ کی کہانی سنا رہے ہیں

پارو :- سچ کہا بہن تم نے۔اگر صاف ستھرے اور تندرست گائے یا بھینس کو کوئی صاف ستھرا انسان، پاکیزہ برتنوں کا استعمال کرتے ہوے دوھئے اور اردگرد کا ماحول بھی پاکیزہ اور صاف ہو تو دودھ میں جراثیم کم تر ہوں گے۔ دودھ میں مکھیاں، گردوغبار اور دوسری آلائشیں بھی نہ ہوں گی۔

چمپا :- اور اگر اس قسم کا دودھ جلد سے جلد سوسائٹی کو پہنچا دیا جائے تو دودھ کی کوالٹی کو ایک عرصہ دراز تک برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

پارو :- تمھیں یہ معلوم کرکے حیرت ہوگی کہ اگر ان باتوں کا لحاظ نہ کیا جائے تو ڈیری تک پہنچتے پہنچتے دودھ کے ہر قطرے میں ہزاروں لاکھوں غیر مرئی جراثیم سرایت کر جائیں گے۔

جمنا :- باپ رے!

گوری :- ہاں ۔ اور جراثیم کا یہ نظم ہر ۱۵ - ۲۰ منٹ میں دوگنا ہوتا جاتا ہے جس سے دودھ کی کوالٹی میں نہایت تیزی سے بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔

جمنا :- لیکن دودھ کی عمدہ کوالٹی سے ہمارے مالک کو کیا فائدہ ہوگا؟

گوری :- اگر دودھ خالص اور تازہ ہے تو اس کے پینے والے سب تندرست رہیں گے اور اسی ڈیری کے دودھ کو ہمیشہ ترجیح دیں گے۔

چمپا :- اس قسم کے دودھ میں تیار ہونے والی غذائی اشیاء بھی بہترین کوالٹی کی اور لذیذ ہوں گی۔ وہ زیادہ مدت تک خراب نہیں ہوں گی۔ اس طرح جانور کے مالک اور ڈیری دونوں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔

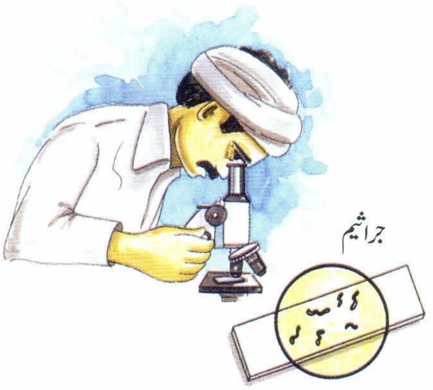

غیر مرئی جراثیم دکھنے کی خردبین

گنگا :- بہن ذرا ہمیں دودھ کے پاک صاف رکھنے کی ترکیب تو بتاؤ۔

پارو :- سب سے پہلے تو گائے اور بھینس کی صحت کا خیال رکھنا ہوگا۔ اسکی پاگاہ بھی صاف ستھری ہونی چاہیئے۔ اچھا ذرا یہ تو بتاؤ تمھیں باندھا کہاں جاتا ہے؟

پارو :- سچ کہا بہن تم نے۔ اگر صاف ستھرے اور تندرست گائے یا بھینس کو کوئی صاف ستھرا انسان، پاکیزہ برتنوں کا استعمال کرتے ہوئے دوھئے اور اردگرد کا ماحول بھی پاکیزہ اور صاف ہو تو دودھ میں جراثیم کم تر ہوں گے۔ دودھ میں مکھیاں، گردو غبار اور دوسری آلائشیں بھی نہ ہوں گی۔

چمپا :- اور اگر اس قسم کا دودھ جلد سے جلد سوسائٹی کو پہنچا دیا جائے تو دودھ کی کوالٹی کو ایک عرصہ دراز تک برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

پارو :- تمہیں یہ معلوم کرکے حیرت ہوگی کہ اگر ان باتوں کا لحاظ نہ کیا جائے تو ڈیری تک پہنچتے پہنچتے دودھ کے ہر قطرے میں ہزاروں لاکھوں غیر مرئی جراثیم سرایت کر جائیں گے۔

جمنا :- باپ رے!

گوری :- ہاں۔ اور جراثیم کا یہ نظم ہر ۱۵ - ۲۰ منٹ میں دوگنا ہوتا جاتا ہے جس سے دودھ کی کوالٹی میں نہایت تیزی سے بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔

جمنا :- لیکن دودھ کی عمدہ کوالٹی سے ہمارے مالک کو کیا فائدہ ہوگا؟

گوری :- اگر دودھ خالص اور تازہ ہے تو اس کے پینے والے سب تندرست رہیں گے اور اسی ڈیری کے دودھ کو ہمیشہ ترجیح دیں گے۔

چمپا :- اس قسم کے دودھ میں تیار ہونے والی غذائی اشیاء بھی بہترین کوالٹی کی اور لذیذ ہوں گی۔ وہ زیادہ مدت تک خراب نہیں ہوں گی۔ اس طرح جانور کے مالک اور ڈیری دونوں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔

گنگا :- بہن ذرا ہمیں دودھ کے پاک صاف رکھنے کی ترکیب تو بتاؤ۔

پارو :- سب سے پہلے تو گائے اور بھینس کی صحت کا خیال رکھنا ہوگا۔ اسکی پاگاہ بھی صاف ستھری ہونی چاہیئے۔ اچھا ذرا یہ تو بتاؤ تمہیں باندھا کہاں جاتا ہے؟

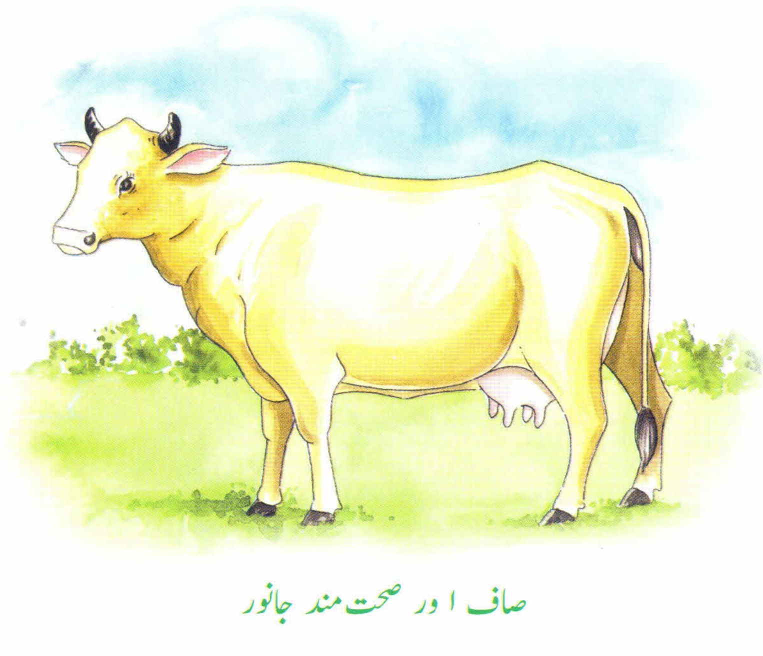

صاف اور صحت مند جانور

جمنا :- ہمیں تو گھر کے سامنے والے ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے۔لیکن وہ جگہ جہاں ہم بیٹھتے ہیں بول و براز یعنی پیشاب اور گوبر کے اکٹھا ہونے کی وجہ سے نہایت غلیظ ہو جاتی ہے ۔ کوئی اسے پاک صاف رکھنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتا اور ہم اپنی ہی غلاظت میں پڑے رہتے ہیں۔

چمپا :- پاگاہ کے اوپر چھت کا ہونا ضروری ہے۔وہ آرام دہ ہونی چاہئے اور اس میں روشن دان کا انتظام لازمی ہے۔ساتھ میں صاف پینے لائق پانی کا انتظام ہونا چاہئے۔

گوری :- پاگاہ اور اس کے اردگرد کے ماحول کا صاف ستھرا ہونا اشد ضروری ہے۔ دودھ دوھنے کی جگہ پر گھاس چارے کو جمع نہ ہونے دیا جائے۔جہاں گائے یا بھینس کو باندھیں وہ جگہ مٹی کی صاف ستھری ہونی چاہئے۔اگر فرش پکی ہو تو اور بھی اچھا ہے۔

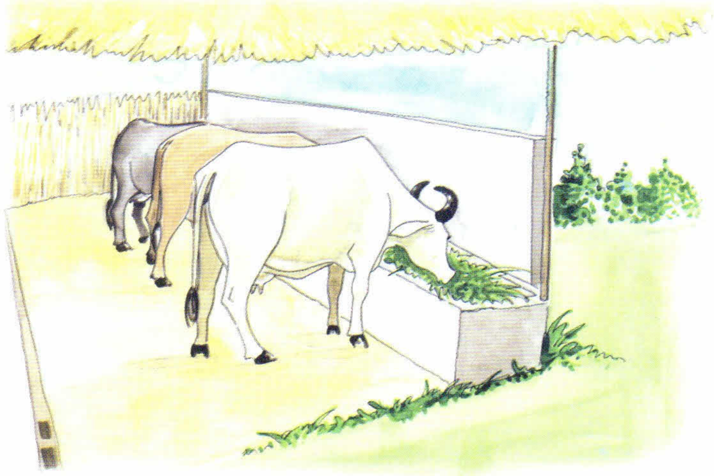

گائے یا بھینس کو صاف ستھری جگہ رکھنا چاہئے اور فرش پکی اور آرام دہ ہونی چاہئے

گنگا :- اور کیا کیا جائے؟

گوری :- جانور کو باندھنے کی جگہ ایسی ہونی چاہئے کہ بہنے والا پانی یا پیشاب خود بہ خود نالی میں ہوتا ہوا گڑھے میں چلا جائے یا کوئی گڑھا جو اس کو جذب کر کے جگہ خشک رکھے ۔

پارو :- پاگاہ میں سے گوبر کو دور رکھنی چاہئے، اسکو کسی گڑھے میں یا گوبر گیس پلانٹ میں ڈال دینا چاہئے ۔

گنگا اتنی کہانی سنانے کے بعد خاموش ہو گئی۔بنواری اسکو بڑی توجہ سے سن رہا تھا اور آگے کہانی سننے کے لئے بیتاب تھا۔اس نے کہا" مجھے پوری کہانی سناؤ۔پارو گوری اور چمپا نے تمہیں اور کیا کیا سمجھایا؟ "

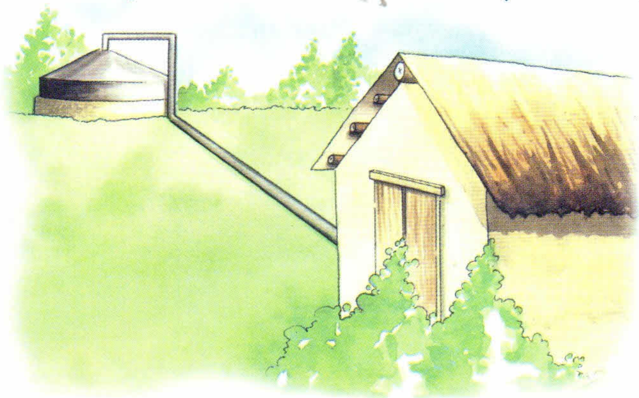

گوبر جانور سے دور کر دینا چاہئے اسکو کیسی گڑھے یا گوبر گیس پلانٹ میں ڈالنا ضروری ہے ۔

گنگا نے کہا " انہوں نے مجھے بہت ساری باتیں بتائیں ۔ لیکن ہم اگر یہیں بیٹھے رہے تو شام ہو جائیگی ۔ رادھا بھابھی اور بچے گھر میں فکر مند ہوں گے ۔ چلو گھر چلیں ۔ میں تمہیں بقیہ کہانی راستہ میں سناتی ہوں" ۔

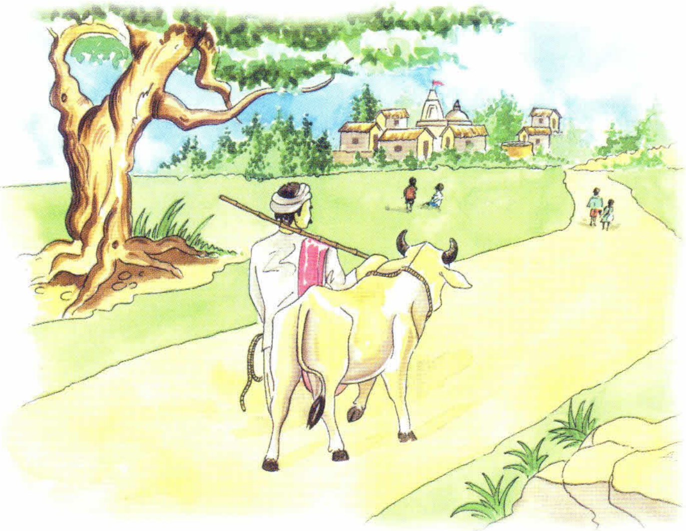

بنوا ری گنگا کو لے کر گھر لوٹ رہا ہے ۔

بنواری نے اتفاق کیا ۔ اس نے گنگا کی رسی کی گانٹھ کھولی اور اسکو لے کر گھر کی طرف روانہ ہوا ۔ کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد اسکو کچھ یاد آیا ۔ وہ اچانک ٹھہر گیا اور بولا " مگر ہم تو میلہ میں جا رہے تھے" گنگا جو گھر کی طرف واپسی کے خیال سے خوش تھی یہ سن کر غمگین ہو گئی اور کہا " بھیا میں تمہیں یہ کہانی اس لئے سنا رہی تھی کہ تم میری اچھی طرح پرورش کر سکو اور میں کبھی بیمار نہ پڑوں ۔ اس طریقہ سے زیادہ خالص اور مقوی دودھ دے سکوں اور تمہاری آمدنی میں اضافہ ہوتا رہے ۔ کیا اب بھی تم مجھے میلہ میں لے جا کر بیچنا چاہتے ہو ؟"

بنوا ری نے کچھ دیر غور کیا اور پھر کہا " ٹھیک ہے ہم کوشش کرتے ہیں اور تمہاری اسی طرح پرورش کریں گے جس طرح تم نے وضاحت کی ہے ۔ اگر تم تندرست ہو گئیں تو تم ہمارے ساتھ ہمیشہ رہوگی ۔ آؤ چلو اب بقیہ کہانی سناؤ " گنگا ایک بار پھر خوشی سے جھوم اٹھی اور کہانی کا آغاز کیا " اس کے بعد چمپا اور پارو نے مجھے دودھ دوھنے والے کے بارے میں بتایا"

پارو :- اگر دودھ دوھنے والا مریض ہو تو اس کا برا اثر دودھ پر پڑتا ہے"

چمپا :- لھذا اگر کوئی سردی بلغم، اسہال ٹی بی، امراض جلدی یا دوسرے متعدی روگ کا شکار ہے یا اس کے اندر ایسے امراض کی علامتیں نمودار ہوں تو اسکو دودھ نہیں دوھنا چاہیے ۔

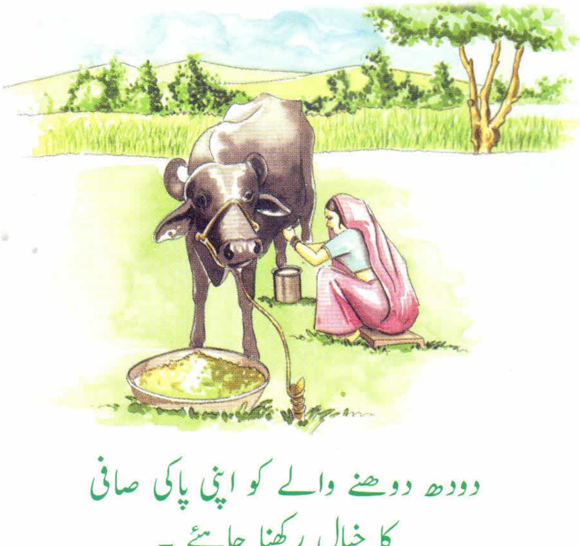

دودھ دوھنے والے کو اپنی پاکی صافی
کا خیال رکھنا چاہئے ۔

پارو :- اگر زخم پھنسی یا پھوڑے کھلے ہوں یا ہاتھ ذرا سا کٹا ہوا ہے یا اس پر خراش ہے تو اس پر اچھی طرح مرہم پٹی کئے بغیر بھی دودھ نہیں دوھنا چاہیئے۔

چمپا :- دودھ دوھنے والے کو پاک صاف رہنا چاہیئے ۔ کپڑے بھی صاف ستھرے اور اچھی طرح دھلے ہوئے ہونے چاہئیں ۔ دودھ دوھتے وقت ، دودھ دوھنے والے کو یا اس کے آس پاس کے لوگوں کو نہ تو کھانسنا چاہیئے اور نہ ہی چھینکنا ۔ انہیں اس موقع پر نہ تو سگریٹ نوشی کرنی چاہیئے نہ پان یا تمباکو یا پان مصالحہ وغیرہ کھانا چبانا چاہیئے۔

یہ سن کر بنواری نے کہا " واقعی گنگا ہم سب ایسی غلطیاں عام طور پر کرتے ہیں ۔ آئندہ دودھ دوھتے وقت ہم ان نصیحتوں کا پاس رکھیں گے "۔

اب گنگا اور بنواری گھر پہنچ چکے تھے ۔ گنگا کو واپس آتے دیکھ کر رادھا اور بچے خوشی سے اچھل پڑے ۔ رادھا کے منہ سے بے اختیار نکل گیا " ارے تم گنگا کو واپس لے آئے ؟ شام کے کھانے کے بعد جب سب سو گئے تو بنواری نے رادھا کو دودھ کی وہی کہانی سنائی جو اس نے گنگا کی زبانی سنی تھی ، رادھا متحیر بھی ہوئی اور خوش بھی ۔ دوسرے دن جب بنواری اور رادھا گنگا کے پاس گئے تو رادھا نے کہا " گنگا تمہارے بھیا نے دودھ کی کہانی مجھے سنائی ہے اب فکر کی کوئی بات نہیں۔ اب ہم تمہارے سکھیوں کے بتائے ہوے طریقہ پر تمہاری دیکھ بھال کریں گے۔

گنگا کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے ۔ اس نے کہا" بھابھی میں تمہاری تا دم حیات خدمت کرنا چاہتی ہوں ۔ لیکن چند اور باتیں بھی ہیں جن کا لحاظ لازمی ہے تاکہ میں اور جمنا تندرست رہیں اور زیادہ خالص مقوی اور اعلی کوالٹی کا دودھ دیتے رہیں"۔

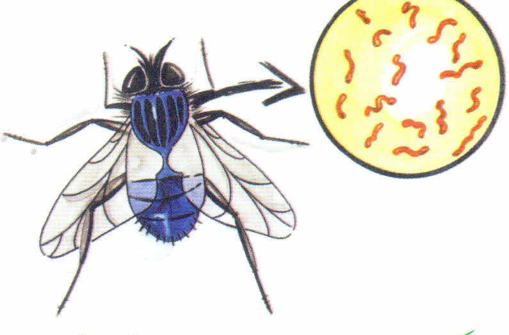

مکھی کے جسم پر تقریباً ۱۱ لاکھ غیر مرئی جراثیم پائے جاتے ہیں۔

رادھا نے کہا" گنگا ہمیں اور کن باتوں کا خیال رکھنا پڑیگا؟"

گنگا نے وضاحت کی" مکھی ہماری دشمن ہے۔ اسکے جسم پر لاکھوں جراثیم ہوتے ہے جن سے امراض پھیلتے ہیں اور دودھ بگڑتا ہے"۔

رادھا نے پوچھا"اچھا۔ تو اسکا مطلب یہ ہوا کہ دودھ کو مکھیوں سے محفوظ رکھنے سے بھی وہ صاف رہتا ہے"؟

گنگا :- ہاں، ہمیں دودھ کو مکھیوں اور گندگی دونوں سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ اگر گائے یا بھینس کا جسم گندا ہے تو اس پر کروڑوں غیر مرئی جراثیم ملیں گے۔

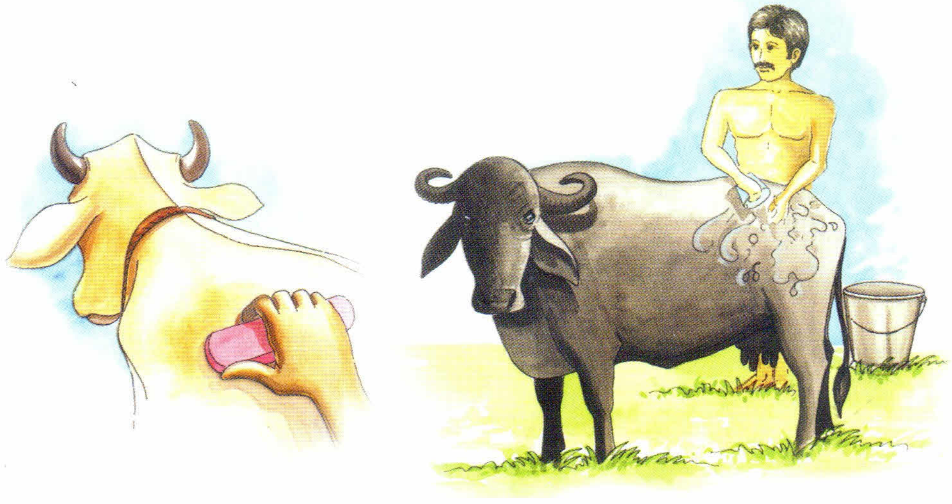

دوہنے سے پہلے سردی کے موسم میں جانور کے جسم کو ملایم برش سے رگڑکر صاف کیجئے اور گرمی کے موسم میں پانی سے۔

اس لئے دوھنے سے پہلے جانور کو صاف کرلینا چاہیئے۔ گرمی کی موسم میں جانور کو پانی سے صاف کیا جائے اور سردی کے موسم میں اسکے بالوں اور جسم سے غیر مرئی جراثیم دور کرنے کے لئے ملایم برش سے رگڑ کر صاف رکھیں۔

رادھا :- بہتر ہے۔ آئندہ اس بات کا خیال رکھوں گی۔

گنگا :- پاک صاف دودھ کے لئے برتن بھی صاف چاہیئے۔ دودھ کے برتنوں کو صابن سے دھویا جائے اس طرح کے اس پر یا اسکے اندر کوئی دھول وغیرہ نہ رہے۔ دھونے کے بعد فوراً اسکو الٹا کر کے صاف ستھری جگہ پر خشک ہونے کے لئے رکھ دیں۔

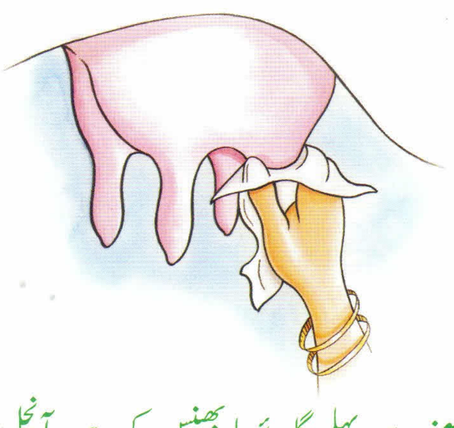

دوہنے سے پہلے گائے یا بھینس کے ہر آنچل کو صاف پانی سے دھو کر صاف ستھرے کپڑے سے پونچھیں۔

رادھا :- بہتر ہے۔

گنگا :- دوھنے سے پہلے گائے یا بھینس کے تھن کو صاف پانی سے دھویا جائے اور تھنوں کو صاف کپڑے سے پونچھا جائے۔

رادھا :- لیکن میں تو اسی طرح کرتی ہوں۔

گنگا :- تم ہمارے تھن کو اپنی ساڑی سے پونچھتی ہو جو میلی کچیلی ہو سکتی ہے۔ جب کہ اس کو صاف کرنے کے لئے صاف ستھرا کپڑا استعمال کرنا چاہیئے ۔ دودھ دوھتے وقت شروع کے دودھ کی ایک-دو سروں کو چھوڑ دو تا کہ آنچل میں جمع شدہ جراثیم بہ جائیں ۔ دودھ دوھنے سے پہلے ہاتھوں کو صابن سے اچھی طرح دھولیں ۔

دودھ دوھنے سے پہلے شروع کی ایک-دو سریں زمین پر بہ چھوڑ دیں ۔

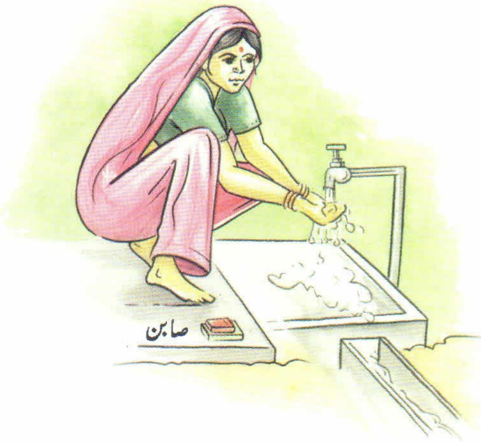

دودھ دوھنے سے پہلے ہاتھوں کو صابن سے دھوئیں ۔

دودھ دوھتے وقت اپنی انگلیاں دودھ میں نہ ڈبوئیں اور نہ ہی تھن پر تیل ملیں۔ دودھ دوھتے وقت جسم کا یا کپڑے کا کوئی بھی حصہ دودھ یا دودھ کے برتن کو نہ چھوئے۔

بنواری:- ٹھیک ہے۔

انگلیوں کو دودھ میں نہ ڈبوئیں۔

گنگا:- اس بات کا اطمینان کرلیں کے تھن میں دودھ کا ایک قطرہ بھی نہ رہے کیوں کہ اس طرح کے باقی رہنے والے دودھ سے تھن میں جراثیم کثرت سے پھیلتے ہیں۔ اسکی وجہ سے جانور کے بیمار پڑنے کا امکان اور اندیشہ ہے۔ دودھ دوھنے کے بعد ہر ایک آنچل پانی سے دھوکر جراثیم کش (آیوڈفور) سیال میں ڈبونا چاہئے۔

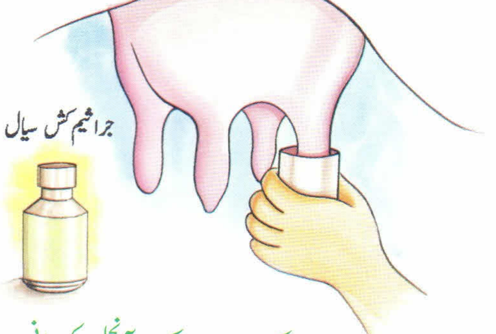

دودھ دوھنے کے بعد ہر ایک آنچل کو پانی سے دھوئیں اور اسکو کسی جراثیم کش سیال میں ڈبوئیں

بنواری :- ٹھیک ہے۔ ہم اس بات کا خیال رکھیں گے۔

گنگا :- دودھ دوھنے کا اور سوسائٹی تک پہنچانے کا برتن اسٹینلس اسٹیل کا ہی ہونا ضروری ہے۔ اسکا ڈھکن اچھی طرح بند ہونا ضروری ہے تاکہ مکھیاں، غبار اور دوسری آلائشیں اس میں نہ پڑیں۔ دودھ کو جلدازجلد سوسائٹی کے حوالے کرنے سے ہی دودھ خراب نہیں ہوتا۔ دودھ کی کہانی سننے کے بعد رادھا اور بنواری نے گنگا کی بتائی ہوئی تمام ہدایات پر عمل کیا۔ سب سے پہلے انہوں نے گنگا کا جانوروں کے ایک اچھے ڈاکٹر کے پاس علاج کرایا۔ مناسب معالجت سے گنگا جلد ہی صحت یاب ہوئی۔ رادھا نے گنگا کی دیے ہوئے اشاروں پر سختی سے عمل کیا۔ رادھا اور بچوں نے مل کر گنگا اور جمنا کی پاگاہ کو اور اس کے اردگرد کے ماحول کو اچھی طرح صاف کیا۔

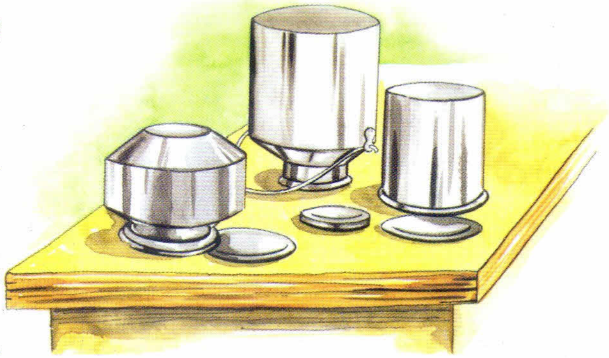

صاف کرنے کے بعد برتنوں کو کسی صاف ستھری جگہ خشک ہونے کے لئے الٹا رکھیں۔

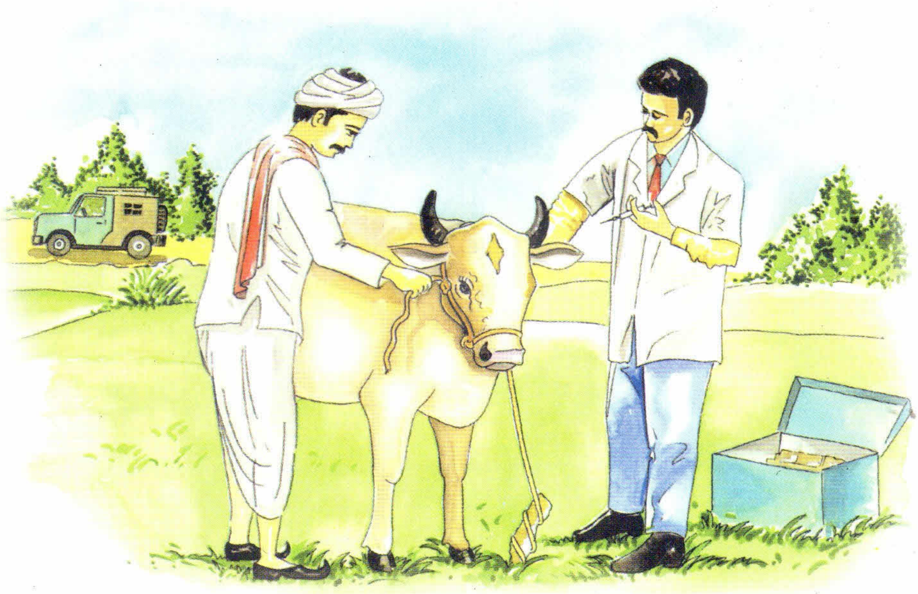

گنگا کا علاج کیا گیا اور بنواری کا خاندان دوبارہ خوش حال ہو گیا۔

نتیجہ یہ ہوا کے اب گنگا زیادہ مقدار میں اور بہتر کوالٹی کا دودھ دینے لگی۔ بنواری کے خاندان کی آمدنی میں اضافہ ہوا اور پہلے کی طرح گھر میں خوش حالی عام ہو گئی۔ اب بنواری اور رادھا نے دودھ دینے والے مزید جانوروں کو خریدنے کا ارادہ کیا۔

صاف اور صحت مند جانور

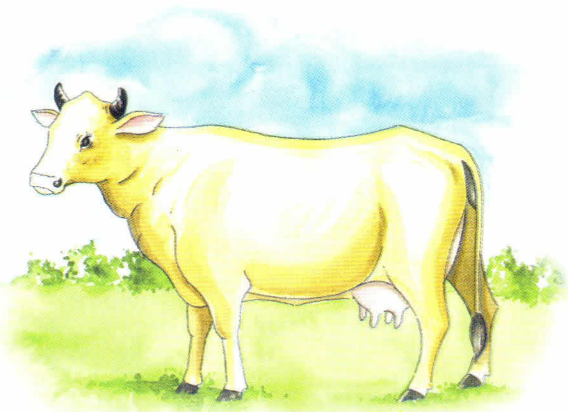

(۱)

جانوروں کے رہنے کے لئے پاکیزہ اور صاف ستھری جگہ

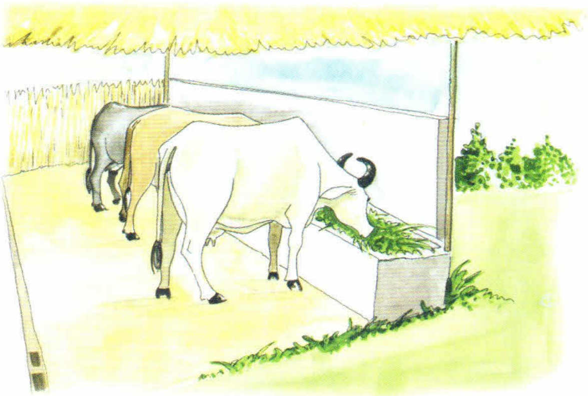

(۲)

پینے کا صاف پانی

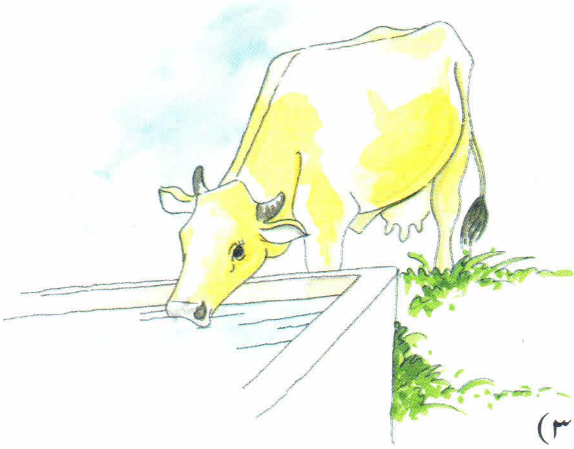

(۳)

اسٹینلس اسٹیل کے صاف ستھرے برتن

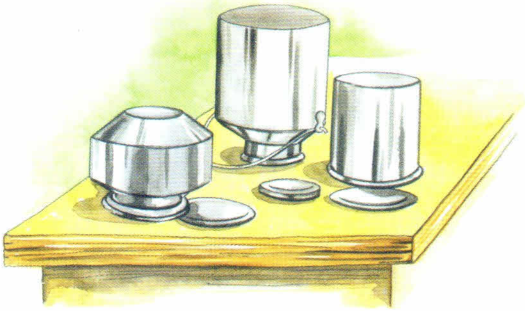

(۴)

دودھ دوھنے سے پہلے ہاتھ صابن سے دھوئیں

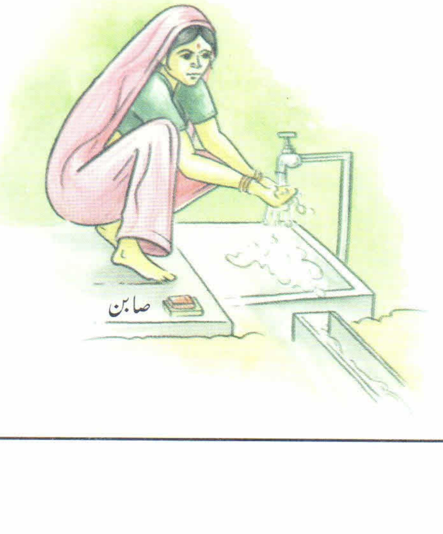

(۵)

صاف پانی سے تھن کو دھوئیں اور صاف ستھرے کپڑے سے اسکو پونچھیں

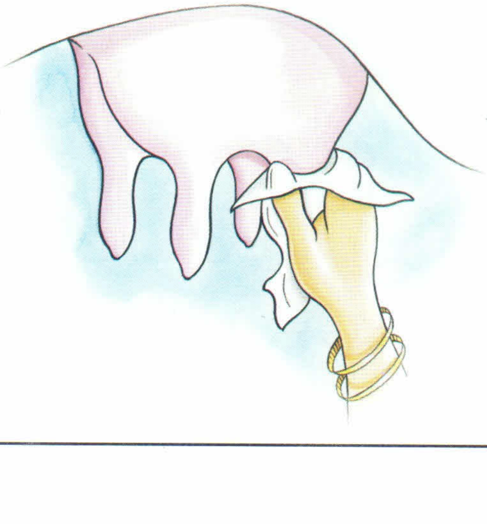

(۶)

ہرآنچل سے شروع کے دودھ کی ایک-دو سروں کو چھوڑ دیں

(۷)

پاک صاف اورصحت مند دودھ دوھنے والے

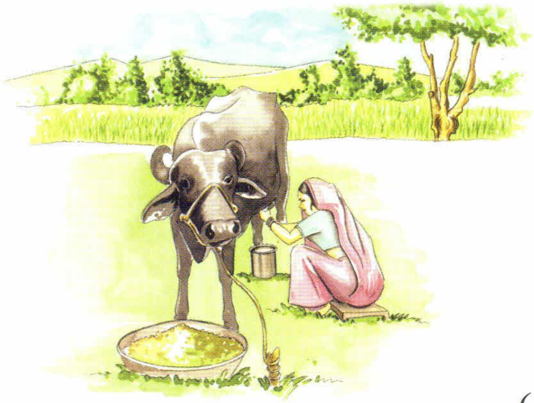

(۸)

دودھ دوھتے وقت جانور کو ہرا گھاس چارا کھلائیں

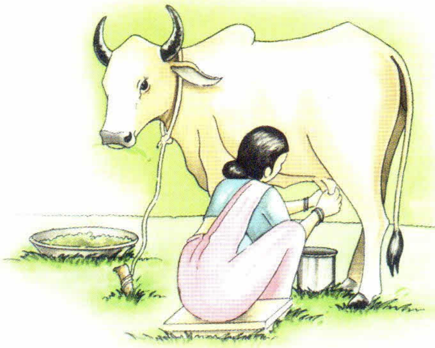

(۹)

دودھ دوھنے کے بعد تھن کو پانی سے دھوئیں اور ہر ایک آنچل کو جراثیم کش سیال میں ڈبوئیں

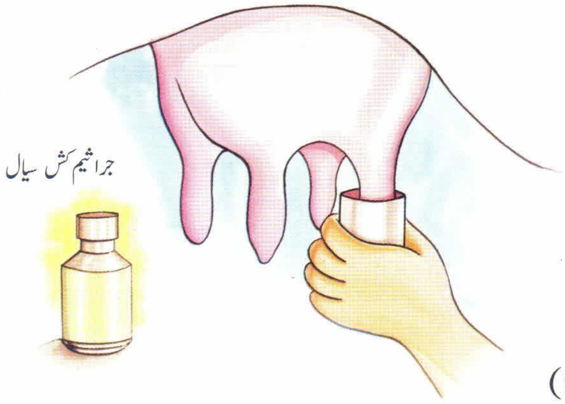

(۱۰)

بند برتن میں جلدازجلد دودھ کو سوسائٹی کے حوالے کریں

(۱۱)

دودھ کو ٹھنڈا رکھنے والی مشین

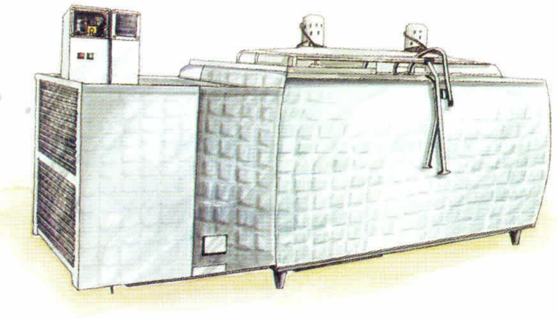

(۱۲)

All rights reserved. No part of this publication may be reproduced in any form, electronic or mechanical without prior written permission from National Dairy Development Board, Anand 388 001 (India).

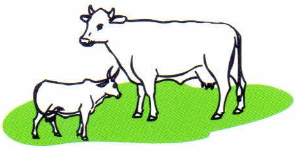

کبھی سنا ہے موسیقی سے گائے زیادہ دیتی ہے دودھ!

پورانوں نے موسیقی کو الوہیت کے درجہ تک بلندی بخشی ہے۔
آیوروید کے مطابق موسیقی موذی سے موذی اور شدید مزمن مرض کا
تیر بہ ہدف علاج ہے
تحقیق سے پتہ چلا ہے کے جانور موسیقی سے محظوظ ہوتے ہیں
سریلے ماحول میں گائے / بھینس طمانیت اور تسکین محسوس کرتے
ہیں۔ دودھ دوھتے وقت دلاویز موسیقی بجائیں۔ نتیجہ خود آپ دیکھ
لیں!

'Urdu' version of the original 'Hindi' book "Doodh Ki Kahani, Gai Ki Zabani"
published by NDDB, Anand.